جناب مضطر عباسی ایم۔اے۔ مری

جدید زبانوں کے عربی ماخذ

حیوان ــــــــ حیوان یا جانور کے لیئے فرانسیسی، انگریزی، ہسپانوی، پرتگالی اور رومانیہ کی زبان میں رومانیہ وغیرہ میں ANIMAL اطالوی زبان میں ANIMALE اور اسپرانتو میں ANIMALO کے کلمات مستعمل ہیں۔ اہل یورپ کی تحقیق کے مطابق یہ کلمات لاطینی کے کلمہ ANIMA سے ماخوذ ہیں۔ جس کے معنی ہوا۔ سانس یا نفس کے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ ان لوگوں کی نظر عربی کے "انام" "انعام" کی طرف نہیں گئی۔ اور لاطینی تک پہنچ کر ان کی تحقیق کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ عربی میں "انام" ہر قسم کی مخلوق اور "انعام" صرف چوپایوں اور مویشیوں کے لیئے مستعمل ہے۔

زین ــــــــ گھوڑے وغیرہ سواری کے جانور پر سوار کے بیٹھنے کے لیئے جو کاٹھی یا زین رکھی جاتی ہے۔ اس کے لیئے جدید زبانوں میں حسب ذیل قسم کے کلمات مستعمل ہیں۔ انگریزی SADDLE (سیڈل)، سویڈن اور ڈنمارک میں بولی جانے والی زبانوں میں SADEL پولینڈ کی زبان میں SIODLO چیکوسلواکیہ کی زبان میں SEDLO اور سی ہیں۔ SEDLO اور اوسی کی شاخ سیبرد کروٹ میں SJEDLO فرانسیسی میں SELLE ہسپانوی میں SILLA۔ اطالوی میں SELLA پرتگالی میں SELA انڈونیشائی میں SELA۔ اسپرانتو میں SELA اور یونانی میں SELA ہے۔ پہلی قسم کی زبانوں میں D (د) موجود ہے۔ اور فرانسیسی اور اس کے بعد کی مذکورہ زبانوں میں D (د) ہیں۔ بعض زبانوں میں D (ڈ) کو T (ت) بدل دیا گیا ہے۔ مثلاً جرمن میں SATTEL فن لینڈ کی زبان میں SATULA اور جرمنی سے ہجرت کر کے ہمسایہ ممالک میں آباد ہو جانے والے یہودیوں کی زبان YIDDISH میں ہے۔ SOTTEL، ہالینڈ والوں نے اپنی زبان ڈچ میں S (س) کو Z (ز) سے بدل دیا ہے۔ جو بعض اوقات S (س) کی آواز دیتا ہے۔ اور ناروے کی زبان میں اس لفظ کی صورت SAL اور رومانوی میں صرف SA ہے۔ یورپ والوں نے اس لفظ کو SET۔ SEAT اور SIT سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ جس کے معنی ہیں بیٹھنا۔ یا بیٹھنے کی جگہ نشست گاہ۔ ہمارا خیال ہے

کہ ان تمام کلمات کا ماخذ عربی کا "سدل" جس کے معنی ہیں محمل یا کجاوے کا پردہ۔ لٹکانا پردہ ڈالنا۔ اور اس سے مراد وہ کپڑا یا چادر ہے۔ جو جانور کی پشت پر پھیلا کر اس پر بیٹھا جاتا ہے۔ اور اسی چادر یا پردے نے رفتہ رفتہ موجودہ چمڑے کی زین کی صورت اختیار کر لی ہے۔ واللہ اعلم

ٹخنا .... ایڑی کے اوپر ابھری ہوئی ہڈی جسے اردو میں ٹخنا یا گٹا اور عربی میں کعب کہتے ہیں۔ اس کے لیئے یورپ والوں کے ہاں انگریزی میں ANKLE ڈنمارک کی زبان میں ANKEL ناروے کی زبان میں ANKEL اور ڈچ میں ENKEL کے الفاظ رائج ہیں۔ انگلوساکسن (جس سے انگریزی نکلی ہے) میں ANCLEOW پرانی فرانسیسی میں ANKEL سویڈن کی زبان میں ANKEL اور جرمن کی زبان میں ENKEL ہے یورپ والوں کی تحقیق کے مطابق + یہ کلمات انگلوساکسن کے ANCOR لاطینی کے ANCORA اور یونانی کے ANGRYRA سے ماخوذ ہے۔ گویا R (ر) کو L (ل) سے بدل دیا گیا ہے۔ لاطینی میں اس کی ایک صورت AN GULUS کی ہے۔ یہاں "L" (ل) بدستور موجود ہے۔ ان لوگوں کی تحقیق کے مطابق اس لفظ کے معنی ہیں ٹیڑھی۔ خمیدہ یا ابھری ہوئی ہڈی۔ اور انگریزی کا لفظ ANGLE (بمعنی زاویہ) بھی اسی سے متعلق ہے۔ جرمن میں مچھلی پکڑنے کے لیئے استعمال کی جانے والی کنڈی ANGEL کہتے ہیں۔ یہ تمام کلمات اہل یورپ کی تحقیق کے مطابق لاطینی زبان کے اسی کلمہ سے ماخوذ ہیں۔ جس کے معنی ہیں خمدار ہڈی۔ بمعنی ANGULUS عربی میں "عنکل" کے معنی ہیں۔ بھدی ہڈی۔ کھردری یا سخت ہڈی۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم ٹخنے کی ہڈی کو جسے اہل یورپ ANKEL یا ANKEL وغیرہ کلمات سے یاد کرتے ہیں۔ عربی کے اسی "عنکل" سے ماخوذ نہ مانیں۔ جو سختی میں اپنی مثال آپ ہے۔

اونچا .... اونچا۔ بلند۔ یا بلندی کے لیئے ہسپانوی۔ اطالوی۔ اور پرتگالی زبانوں میں ALTO کا کلمہ مستعمل ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی میں ALTITUDE کے معنی ہیں بلندی۔ اونچائی۔ ہسپانوی میں یہ کلمہ ALTITUDE ہے۔ اطالوی میں اسکی صورت ALTITUDINE اور اسپرانتو میں ALTO ہے۔

اہل یورپ کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہ سب کلمات لاطینی کے کلمہ ALTUS سے ماخوذ ہیں۔ جس کے معنی ہیں بلند یا بلندی۔ اونچائی۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ ALTUS جس کے آخر US لاحقہ ہے۔ اصل کلمہ ALT ہے۔ اور ALT کے آخر T (ت) اسی

طرح زائد ہے۔ جس طرح انگریزی کے SALT (نمک) سویڈش۔ ڈینش۔ ناردین کے SALT (نمک) یونانی کے SALTI اور یہودی کے SALTS میں T (ت) ان زبانوں کا کلمہ SALT یا SALTS وغیرہ اصل میں T (ت) کے بغیر ہے۔ جیسے ہسپانوی میں SAL اطالوی میں SALE پرتگالی میں SAL فرانسیسی میں SEL پولش میں SOL زیچ میں SUL روسی میں SOL اسپرانتو میں SALO نن لینڈ کی زبان فنش میں SUOLA ہے۔ اور پولش اور ہنگرین میں اسی سے بھی اختصار کے ساتھ صرف SO اور جاپانی میں SHIO ہے۔

ہاں! بات تھی ALTO - ALTA یا ALTUS کی۔ کہ اس لفظ کے معنی ہیں۔ اونچا۔ بلند۔ یا بلندی وغیرہ اور اسی لفظ کے آخر T (ت) اسی طرح زائد ہے جس طرح SALT یعنی نمک کے آخر زائد ہے۔ گو ALTA اصل میں T (ت) کے بغیر AL یا ALA ہے۔ جس کا ماخذ عربی میں "اعلیٰ" ہے۔ جو علو یعنی اونچائی یا بلندی کی ایک صورت ہے۔

نمک .... اوپر کی گفتگو کے ساتھ ہی نمک کی اصل بھی معلوم کرلیں۔ نمک کے لیئے جو کلمات اوپر بیان ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد یونانی زبان کا کلمہ HALS ہے۔ بحر ویلز کی زبان میں HALEN ہے۔ اور سب جانتے ہیں۔ کہ HALS عربی میں "خل" ہے جس کے معنی ہیں۔ سرکہ یا سرکے کی طرح ترشی اور یہی نمک ہے۔

تنخواہ .... انگریزی کا لفظ SALARY جو ہسپانوی میں SUELDO ہے۔ اس کے معنی ہیں ملازم کی تنخواہ۔ یہ لفظ اسی SALT (نمک) سے لیا گیا ہے۔ اور اسی طرح SALARY (تنخواہ) کے معنی ہوئے نمک خوار اور تنخواہ لیکر کام نہ کرنے والے کو نمک حرام کہا جاتا ہے۔ حق نمک ادا کرنا اردو کا محاورہ ہے۔ جو اسی SALARY سے ماخوذ ہے۔ جو SALT کی صورت ہے۔ آپ سوچتے ہوں گے۔ کہ SALT کے آخر T (ت) کو زائد مان لیا اس لیئے اس کے ہسپانوی مترادف SAL کے آخر نہیں۔ لیکن اس کے پہلے حرف S (س) کو H (خ) سے کیسے بدل لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک قاعدہ ملاحظہ فرمائیں۔

قاعدہ .... S۔ "س" کی آواز دیتا ہے۔ جیسے اسی کلمہ SALT (نمک) میں۔ S۔ کی آواز۔ س۔ کی ہے۔ اس لیئے بعض اوقات۔ S۔ کو۔ C۔ سے بدل دیا جاتا

ہے۔ مثلاً یونانی زبان میں (AFTOMATOS) خود کار) اور انڈونیشیاء کی زبان میں OTOMATIS ہے۔ انگریزی میں ۔S۔ کو ۔C۔ سے بدل دیا گیا ہے۔ اور لفظ کی صورت (AUTOMATIC) چونکہ ۔C۔ کی آواز ۔K۔ (ک) بھی آتی ہے۔ اس لیئے بعض اوقات ۔C۔ کو ۔K۔ سے بدل لیتے ہیں۔ یہی کلمہ جس کے معنی ''خود کار'' کے ہیں۔ ترکی میں (OTOMATIK اور یہودیوں کی یورپی زبان YIDDISH میں AVTOMATIK ہے۔ گویا پہلے ۔S۔ کو ۔C۔ سے بدلا۔ پھر ۔C۔ ۔K۔ سے بدل گیا۔ اور ۔K۔ کا ۔H۔ سے بدل جانا عام معروف قاعدے کے مطابق ہے۔ اور جو ۔K۔ ۔H۔ سے بدلتا ہے۔ اس ۔H۔ کی آواز ۔ہ۔ کی نہیں۔ بلکہ ۔خ۔ کی ہوتی ہے اس لیئے کہ K (ک) اور (خ) ہم مخرج ہیں۔ بلکہ انگریزی میں ۔ک۔ سرے سے ہے ہی نہیں۔ اصل K کی آواز ۔کھ۔ کی ہے۔ اور یہی ۔کھ۔ ۔خ۔ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔

ان سب باتوں کے علاوہ اگر سلال کو SALT اور SALA وغیرہ کلمات کا ماخذ مان لیا جائے۔ تو بات دل کو لگتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ ''سلال'' کے معنی ہیں خوش ذائقہ مزے دار اور کون نہیں جانتا۔ کہ اشیاء خوردنی میں اگر ذائقہ ہے۔ تو نمک ہی کے باعث ہے۔

بقیہ :- کردار شکن

کے استہزا میں یہ شریک رہے ہیں۔ (تدبر قرآن ۲/۱۰۲)

آج کا المیہ یہ ہے کہ نئی روشنی کے حامل اور جدید تعلیم یافتہ گروہ کی آزاد خیالی FREE THINKING اور عقلیت RATIONALISM کی ابتدا ہی اذان اور نماز کے تمسخر سے ہوتی ہے اسلامی سیرت و صورت کا استہزا شیطان ، ملائکہ اور دوسری غیر مرئی چیزوں کو وہم پرستی خیال کرنا عہد جدید کا وہی نفاق ہے جس پر قرآن میں شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیلات سے یہ حقیقت آئینہ ہو جاتی ہے کہ عہد رسالت میں منافقین کا جو خاص قسم کا گروہ اسلام کے خلاف سرگرم سازش تھا۔ گو جسمانی طور پر اس کا خاتمہ ہو گیا۔ لیکن عملاً اس کے بہت سی دوسری قسموں کے گروہ فی زمانہ بھی اپنے کام میں مصروف ہیں۔

(جاری)